والدین پر اولاد کے حُقوق

تصنیف لطیف

حُضور مُفسرِّ اعظم پاکستان ، شیخ الحدیث ، پیر طریقت ، رہبر شریعت

حضرت علامہ

الحافظ ابو الصالح

مُفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

رحمتہ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

والدین پر اولاد کے حقوق

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی

بعدہٗ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقیر نے تربیتِ اولاد پر ایک رسالہ لکھا ہے لیکن اس میں حقوقِ اولاد علی الوالدین کا باب رہ گیا۔امام احمد رضا محدث بریلوی نے فتاویٰ رضویہ [1] میں ایک فہرست لکھی ہے۔فقیر اس پر ایک سوال کے جواب میں لکھتا ہے۔

الجواب

اللہ عزوجل نے اگرچہ والد کا حق ولد پر نہایت اعظم بنایا ہے یہاں تک کہ اپنے حق کے برابر اس کا ذکر فرمایا کہ:

اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْکَ ۔(پارہ ۲۱،سورۂ لقمان،آیت ۱۴)

ترجمہ: حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

مگر ولد کا حق بھی والد پر عظیم رکھا ہے کہ ولد مطلق اسلام پھر خصوص جوار پھر خصوص قرابت پھر خصوص عیال۔ان سب حقوق کا جامع (حامل) ہو کر سب سے زیادہ خصوصیتِ خاصہ رکھتا ہے اور جس قدر خصوص بڑھتا جاتا ہے حق اشد (نہایت) وآکد ہوتا جاتا ہے۔

علمائے کرام اپنی کتبِ جلیلہ مثل احیاء العلوم وعین العلم ومدخل وکیمیائے سعادت وذخیرۃ الملوک وغیرہا میں حقوق ولد سے نہایت مختصر طور پر کچھ تعرض فرمایا مگر میں صرف احادیثِ مرفوعہ حضور پُرنور سیّد عالم ﷺ کی طرف توجہ کرتا ہوں۔فضلِ الٰہی جل وعلا سے اُمید کہ فقیر کی یہ چند حرفی تحریر ایسی نافع وجامع واقع ہو کہ اس کی نظیر کتب مطولہ میں نہ ملے۔اس بارے میں جس قدر حدیثیں بحمداللہ تعالیٰ اِس وقت میرے حافظہ ونظر میں ہیں انہیں بالتفصیل معہ تخریجات لکھے تو ایک رسالہ ہوتا ہے اور غرض صرف افادۂ احکام۔لہٰذا سردست فقط وہ حقوق کہ یہ حدیثیں ارشاد فرمارہی ہیں۔کمال تلخیص واختصار کیساتھ شمار کروں۔وباللہ التوفیق

---

[1] (فتاوی رضویہ،کتاب الحظر والاباحۃ،جلد ۲۴،صفحہ ۴۵۱ تا ۴۵۶،رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۱)سب سے پہلا حق وجود اولاد سے بھی پہلے یہ ہے کہ آدمی اپنا نکاح کسی رذیل کم قوم سے نہ کرے کہ بُری رگ ضرور رنگ لاتی ہے۔

(۲)دین دار لوگوں میں شادی کرے کہ بچہ پر نانا ماموں کی عادات وافعال کا بھی اثر پڑتا ہے۔

(۳)زنگیوں، حبشیوں میں قرابت نہ کرے کہ ماں کا سیاہ رنگ بچہ کو بدنما نہ کردے۔

(۴)جماع کی ابتداء بسم اللہ سے کرے ورنہ بچہ میں شیطان شریک ہوجاتا ہے۔

(۵)اُس وقت شرمگاہِ زن پر نظر نہ کرے کہ بچہ کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۶)زیادہ باتیں نہ کرے کہ گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔

(۷)مرد وزن کپڑا اوڑھ لیں۔ جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچہ کے بے حیاء ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۸)جب پیدا ہو فوراً سیدھے (دائیں) کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہے کہ ظلِ شیطان و اُم الصبیان سے بچے۔ (یعنی سوکھے کا مرض پیدا نہ ہو)

(۹)چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالے کہ حلاوتِ اخلاق کی فال حسن ہو۔

(۱۰)ساتویں اور اگر نہ ہوسکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے۔ دختر کے لئے ایک، پسر کے لئے دو بکرے کہ اس میں بچہ کا گویا رہن سے چھڑانا ہے۔

(۱۱)ایک ران دائی کو دے کہ بچہ کی طرف سے شکرانہ ہے۔

(۱۲)سر کے بال اُتروائے۔

(۱۳)بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔

(۱۴)سر پر زعفران لگائے۔

(۱۵)بچہ کا نام رکھے یہاں تک کہ کچے بچے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ عزوجل کے یہاں شاکی ہوگا۔

(۱۶)بُرا نام نہ رکھے کہ بدفالِ بد ہے۔

(۱۷)عبداللہ، عبدالرحمٰن، احمد، حامد وغیرہا عبادت وحمد کے نام یا انبیاء، اُولیاء یا اپنے بزرگوں میں جو نیک لوگ گزرے ہوں اُن کے نام پر نام رکھے کہ موجبِ برکت ہے۔ خصوصاً نامِ پاک محمد ﷺ کہ اس مبارک نام کی بے پایاں برکت بچہ کی دنیا وآخرت میں کام آتی ہے۔

بزم فیضانِ اُویسیہ
www.Faizahmedowaisi.com

(۱۸) جب محمد نام رکھے تو اُس کی تعظیم وتکریم کرے۔

(۱۹) مجلس میں اُس کے لئے جگہ چھوڑے۔

(۲۰) مارنے، بُرا کہنے میں احتیاط رکھے۔

(۲۱) جو مانگے بروجہٴ مناسب دے۔

(۲۲) پیار میں چھوٹے لقب پر بے قدر نام نہ رکھے کہ پڑا ہوا نام پھر مشکل سے چھوٹتا ہے۔

(۲۳) ماں خواہ نیک دایہ نمازی صالحہ شریف القوم سے دوسال تک بچہ کو دودھ پلوائے۔

(۲۴) رذیل یا بدافعال عورت کے دودھ سے بچہ کو بچائے کیونکہ دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے۔

(۲۵) بچہ کا نفقہ اُس کی حاجت کے سب سامان مہیا کرنا خود واجب ہے جن میں حضانت (حفاظت) بھی داخل (یعنی دایہ وغیرہ سے پرورش کرانا اور دودھ پلوانا وغیرہ)

(۲۶) اپنے حوائج وادائے واجبات شریعت سے جو بچے اس عزیزوں، قریبوں، محتاجوں، غریبوں کو شامل کرے۔ سب سے پہلے حق عیال واطفال کا ہے جو ان سے بچے وہ اوروں کو پہنچے۔

(۲۷) بچہ کو پاک کمائی سے پاک روزی دے کہ ناپاک مال ناپاک ہی عادتیں ڈالتا ہے۔

(۲۸) اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ برتے بلکہ اپنی خواہش کو اُن کی خواہش کا تابع رکھے، جس اچھی چیز کو اُن کا جی چاہے اُنہیں دے، انہیں دے کر ان کے طفیل میں آپ بھی کھائے، زیادہ نہ ہو تو اُنہیں کھلائے۔

(۲۹) خدا تعالیٰ کی ان امانتوں کے ساتھ مہر ولطف کا برتاؤ رکھے، اُنہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔

بزم فیضانِ اویسیہ
www.Faizahmedowaisi.com

(۳۰) اُن کے ہنسنے کھیلنے بہلنے کی باتیں کرے، اُن کی دلجوئی، دلداری، رعایت، محافظت ہر وقت حتیٰ کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔

(۳۱) نیا میوہ، نیا پھل پہلے اُنہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں نئے کو نیا مناسب ہے۔

(۳۲) کبھی کبھی حسبِ ضرورت اُنہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز کہ شرعاً جائز ہے دیتا رہے۔

(۳۳) بہلانے کے لئے جھوٹا وعدہ نہ کرے بلکہ بچہ سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کے پورا کرنے کا قصد رکھتا ہو۔

(۳۴) اپنے چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر یکساں دے۔ ایک دوسرے پر بے فضیلت دینی ترجیح نہ دے۔

(۳۵) سفر سے آئے تو اُن کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے۔

(۳۶) بیمار ہوں تو علاج کرے۔

(۳۷) حتیٰ الامکان سخت وموذی علاج سے بچائے۔

(۳۸) زبان کھلتے ہی لاالہ الا اللہ پھر پورا کلمہ طیبہ سکھائے۔

(۳۹) جب تمیز آئے تو ادب سکھائے۔ کھانے پینے، ہنسنے بولنے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، اُستاد اور دختر کو شوہر کے بھی اطاعت کے طریقے اور آداب بتائے۔

(۴۰) قرآن مجید پڑھائے۔

(۴۱) اُستاد نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ! سنِ رسیدہ کے سپرد کرے اور دختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے (گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرد وعورت سے پڑھانا حرام)

(۴۲) بعد ختم قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔

(۴۳) عقائد اسلام وسنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرتِ اسلامی وقبولِ حق پر مخلوق ہے اُس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔ (کتاب ہمارا اسلام، سنی بہشتی زیور، جنتی زیور پڑھائے)

(۴۴) حضورِ اقدس رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وتعظیم اُن کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان وعین ایمان ہے۔

(۴۵) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب واُولیاء وعلماء کی محبت وعظمت کی تعلیم کرے کہ اصل سنت وزیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔

(۴۶) سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے۔

(۴۷) علمِ دین خصوصاً وضو، غسل، نماز وروزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زُہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامتِ صدور ولسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل۔ حرص وطمع، حُبِ دنیا، حبِ جاہ، ریا، عجب، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا برائیوں کے رذائل پڑھائے۔

(۴۸) پڑھانے سکھانے میں رفق ونرمی ملحوظ رکھے۔

(۴۹) موقع پر چشم نمائی (آنکھیں دکھانا)، تنبیہ تہدید کرے مگر کوسنا نہ دے کہ اس کا کوسنا اُن کے لئے سببِ اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ فساد کا اندیشہ ہے۔

(۵۰) مارے تو منہ پر نہ مارے۔ (کولہے اور پیروں پر مارے۔ ناشر)

(۵۱) اکثر اُوقات تہدید وتخویف پر قانع رہے۔ کوڑا قمچی (چھڑی) اُس کے پیشِ نظر رکھے کہ دل میں رُعب رہے۔

(۵۲)زمانہ تعلیم میں ایک وقت کھیلنے کا بھی دے کہ طبیعت پر نشاط (خوشی) باقی رہے۔

(۵۳)مگر زنہار زنہار بُری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یارِ بد مارِ بد سے بدتر ہے۔

(۵۴)نہ ہرگز ہرگز بہارِ دانش، مینا بازار، مثنوی غنیمت وغیرہا کتب عشقیہ وغزلیاتِ فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی کا جدھر جھکائے جھک جاتی ہے۔صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۃ یوسف شریف کا ترجمہ نہ پڑھایا جائے کہ اس میں مکر زنان کا ذکر فرمایا ہے۔پھر بچوں کو خرافاتِ شاعرانہ میں ڈالنا کب بجا ہوسکتا ہے۔

(۵۵)جب بچہ دس برس کا ہو نماز مار کر پڑھائے۔

(۵۶)اس عمر سے اپنے خواہ کسی کے ساتھ نہ سُلائے، جدا بچھونے، جدا پلنگ پر اپنے پاس رکھے۔

(۵۷)جب جوان ہو شادی کرے۔شادی میں وہی رعایتِ قوم ودین وسیرت وصورت ملحوظ رکھے۔

(۵۸)اب جو ایسا کام کہنا ہو جس میں نافرمانیوں کا احتمال ہو اُسے امر وحکم کے صیغہ سے نہ کہے بلکہ برفق ونرمی بطور مشورہ کہے کہ وہ بلائے عقوق میں نہ پڑے۔

(۵۹)اُسے میراث سے محروم نہ کرے جیسے بعض لوگ اپنے کسی وارث کو نہ پہنچنے کی غرض سے کُل جائیداد دوسرے وارث یا کسی غیر کے نام لکھ دیتے ہیں۔

(۶۰)اپنے بعد مرگ بھی اُن کی فکر رکھے یعنی کم از کم دو تہائی ترکہ چھوڑ جائے، ثلث سے زیادہ خیرات نہ کرے۔

مذکورہ بالا ساٹھ (۶۰) حقوق تو پسر ودختر سب کے لئے ہیں بلکہ دو حق اخیر میں سب وارث شریک ہیں۔

اور خاص پسر (بیٹا) کے حقوق سے

www.Faizahmedowaisi.com

(۶۱)لکھنا سکھائے۔

(۶۲)پڑھنا سکھائے۔

(۶۳)سپہ گری سکھائے۔

(۶۴)سورۃ مائدہ کی تعلیم دے۔

(۶۵)اعلان کے ساتھ اُس کا ختنہ کرے۔

دختر (بیٹی) کے حقوق

(۶۶)دختر کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ الٰہیہ جانے۔

(٦٧) سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے۔

(٦٨) سورۃ نور کی تعلیم دے۔

(٦٩) لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمالِ فتنہ ہے۔ (دورِ حاضرہ میں موبائل سے زیادہ خطرہ ہے اور نوجوان بچیوں کے لئے زہر قاتل ہے۔ اُویسی غفرلہٗ)

(٧٠) بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی اور خاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

(٧١) دینے میں اُنہیں اور بیٹوں کو کانٹے کی تول برابر رکھے۔

(٧٢) جو چیز دے پہلے انہیں دے کر بیٹوں کو دے۔

(٧٣) نو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سُلائے، نہ بھائی وغیرہ کے پاس سونے دے، اس عمر سے خاص نگہداشت شروع کرے۔

(٧٤) شادی، برأت میں جہاں گانا، ناچ ہو، ہرگز ہرگز نہ جانے دے، اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو کیونکہ گانا سخت سنگین جادو ہے اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بھی بہت ہے۔

(٧٥) دُخترو ں کو بیگانوں کے گھروں میں جانے کی مطلقاً بندش کرے بلکہ اپنے گھر کو اُن پر زنداں کر دے۔

(٧٦) بالاخانوں پر نہ رہنے دے۔

(٧٧) اپنے گھروں میں اُنہیں لباس وزیور سے آراستہ کرے کہ پیامِ رغبت کے ساتھ آئیں۔

(٧٨) جب کفو ملے تو نکاح میں دیر نہ کرے۔

(٧٩) حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بیاہ دے۔

(٨٠) زنہار کسی فاسق، فاجر خصوصاً بدمذہب کے نکاح میں نہ دے۔

یہ اسی (٨٠) حق ہیں کہ اِس وقت کی نظر میں احادیث مرفوعہ سے خیال میں آئے ان میں اکثر تو مستحبات سے ہیں جن کے ترک پر اصلاً مواخذہ نہیں اور بعض آخرت میں مطالبہ ہو مگر دنیا میں بیٹے کے لئے باپ پر گرفت وجبر نہیں۔ نہ بیٹے کو جائز کہ باپ سے جدال ونزاع کرے سوا چند حقوق کے کہ اُن میں جبرِ حاکم وچارہ جوئی واعتراض کو دخل ہے۔

(١) **نفقہ** :۔ باپ پر واجب ہو اور نہ دے تو حاکم جبراً مقرر کر یگا نہ مانے تو قید کیا جائیگا۔ حالانکہ فروع کے اور کسی دین میں اُصول (یعنی والدین) محبوس نہیں ہوتے۔

عَنْ الذَّخِيرَةِ لَا يُحْبَسُ وَالِدٌ وَإِنْ عَلَا فِي دَيْنِ وَلَدِهِ وَإِنْ سَفَلَ إلَّا فِي النَّفَقَةِ ؛ لِأَنَّ فِيهِ إتْلَافَ الصَّغِيرِ[٢]

[٢] (ردالمحتار، کتاب الطلاق، باب النفقۃ، جلد٢، صفحہ٢٧١، داراحیاء التراث العربی بیروت)

فتاویٰ شامی میں ذخیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے والد اپنے بیٹے کے قرض کے سلسلے میں قید نہیں کیا جا سکتا خواہ سلسلہ نسب اوپر تک بلحاظ باپ اور نیچے تک بلحاظ بیٹا چلا جائے البتہ نان ونفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں والد کو قید کیا جائے گا کیونکہ اس میں چھوٹے کی حق تلفی ہے۔

(۲) **رضاعت** :۔ماں کو دودھ نہ ہو تو دائی رکھنا، بے تنخواہ نہ ملے تو تنخواہ دینا واجب ہے اگر تنخواہ نہ دے تو جبراً لی جائیگی۔جب بچہ کا اپنا مال نہ ہو یوہیں ماں بعد طلاق ومرور عدت بے تنخواہ دودھ نہ پلائے تو اُسے بھی تنخواہ دی جائے گی۔ (کما فی الفتح ورد المحتار وغیرھما) ''جیسا کہ فتح اور ردالمحتار وغیرہ میں ہے''

(۳) **حضانت** :۔لڑکا سات برس اور لڑکی نو برس کی عمر تک جن عورتوں مثلاً ماں، نانی، دادی، بہن، خالہ، پھوپھی کے پاس رکھے جائیں گے، اگر اُن میں کوئی بے تنخواہ نہ مانے اور بچہ فقیر اور باپ غنی ہے تو جبراً تنخواہ دلائی جائے۔(کما اوضحہ فی ردالمحتار) ''جیسا کہ ردالمحتار میں اس کی وضاحت کی گئی ہے''

(۴) **بعدانتھائے حضانت** :۔بچہ کو اپنے حفظ وصیانت میں پناہ لینا باپ پر واجب ہے اگر باپ بیٹے کو اپنی حفاظت میں نہ لے گا تو حاکم جبر کرے گا۔(کما فی ردالمحتار عن شرح المجمع) ''جیسا کہ شرح المجمع سے ردالمحتار میں نقل کیا گیا ہے''

(۵) **اُن کے لئے ترکہ باقی رکھنا** :۔بعد تعلق حق ورثہ یعنی بحالتِ مرض الموت مورث اُس پر مجبور ہوتا ہے یہاں تک کہ ثلث سے زائد میں اُس کی وصیت بے اجازت ورثہ نافذ نہیں۔

(۶) **شادی ونکاح** :۔اپنے بالغ بچے پسر خواہ دُختر کو غیر کفو سے یا مہر مثل میں غبن فاحش کے ساتھ بیاہ دینا۔ مثلاً دُختر کا مہر مثل ہزار ہے پانچ سو پر نکاح کر دینا یا بہو کا مہر مثل پانچ سو ہے، ہزار باندھ لینا یا پسر کا نکاح کسی باندی سے یا دُختر کا کسی ایسے شخص سے جو مذہب یا نسب یا پیشہ یا افعال یا مال میں وہ نقص رکھتا ہو جس کے باعث اُس سے نکاح موجبِ عار ہو، ایک بار تو ایسا نکاح باپ کا کیا ہوا نافذ ہوتا ہے جبکہ نشہ میں نہ ہو۔مگر دوبارہ اپنی کسی نابالغ کا ایسا نکاح کریگا تو اصلاً صحیح نہ ہوگا۔

(کما قدمنا فی النکاح) ''جیسا کہ بحث نکاح میں ہم نے اسے پہلے بیان کر دیا ہے''

(۷) **ختنہ** :۔ختنہ میں بھی ایک صورت جبر کی ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ چھوڑ دیں سلطانِ اسلام اُنھیں مجبور کریگا نہ مانیں گے تو ان پر جہاد فرمائیگا۔

(کما فی الدرالمختار) ''جیسا کہ درمختار میں ہے''۔

کتبہ عبدہ المذنب

الفقیر احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بمحمدن النبی الامی المصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

نوٹ:۔مزید احکام مثلاً عقیقہ اور ختنہ فقیر کے رسائل میں دیکھئے ''عقیقہ کے احکام اور ختنہ کی تحقیق اور احکام''۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۱ ذیعقدہ شریف ۱۴۳۰ھ

بہاولپور۔ پاکستان